REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ر

۴ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | یکم وفا ۱۳۲۸ ہش | یکم جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

کوئٹہ ۲۷ ، ۲۸ر جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس دن سے کوئٹہ میں تشریف لائے ہیں ۔ حضور کی طبیعت بوجہ ناموافقت آب وہوا کے ناساز رہتی ہے ۔ پرسوں صبح حضور ایدہ اللہ نے سردرد ۔ گلے کی درد اور جسم میں درد کی شکایت فرمائی ۔ اور کل صبح بھی ایسی ہی حالت تھی ۔ لیکن عصر کی نماز کے بعد حضور کو یکدم دل کے ضعف کا دورہ ہوا ۔ اور ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے ۔ یہ کیفیت کم وبیش دو گھنٹے رہی ۔ جسم کو رضائی اوڑھا کر اور دل کی تقویت کی دوائی دے کر گرم کیا گیا ۔ عشاء کے وقت تک حضور کی طبیعت بحال ہو گئی ۔ آج دس بجے صبح دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا ۔ کہ طبیعت بہتر ہے ۔ مگر ضعف ہے ۔ احباب حضور کی صحت وعافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مقدس آقا کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ۔

چودھری غلام مرتضٰی کی واپسی ۔ لندن ۲۶ر جون (برقیہ) مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ برادرم چودھری غلام مرتضٰی صاحب واقف زندگی کو اتوار کے روز الوداعی دعوت دی گئی ۔ چودھری غلام مرتضٰی صاحب پاکستان واپس آرہے ہیں ۔ احباب آپ کے ...

پٹ سن کپاس اور نمک کے بدلے لوہا ۔ فولاد ۔ کوئلہ ۔ تیل اور کپڑا

پاکستان اور ہندوستان کے مابین تجارتی معاہدے کی شرائط

کراچی ۳۰ر جون ۔ گذشتہ جمعہ کو کراچی میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ضروری اشیاء کے تبادلے کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا ۔ دونوں حکومتوں نے اسکی توثیق کر دی ہے ۔ آج معاہدے کی شرائط کو ایک سالم شائع کر دیا گیا ۔ اس معاہدے کی رو سے ہندوستان پاکستان کو تمام ضروری اشیاء مہیا کرے گا ۔ اور معاہدے کی رو سے ۸۰ ہزار ٹن لوہے اور فولاد کے ساتھ چالیس ہزار ٹن لقیایا لوہا اور فولاد بھی اسی سال ادا کرے گا ۔ جو معاہدے کی رو سے مہیا کرنا باقی ہے ۔ اس کے علاوہ ہندوستان پاکستان کو ریل کے ذریعہ چالیس ہزار ٹن کوئلہ بھی بھیجے گا ۔ مشرقی بنگال کے لئے کھانے کے تیل مہیا کرے گا ۔ مثلاً ۲۰ ہزار ٹن تیل سرسوں ۱۵ ہزار ٹن تیل مونگ پھلی ۔ اور ۱۵ ہزار ٹن دیگر بناسپتی گھی مہیا کرے گا ۔ تیلوں اور کوئلے کے علاوہ ہندوستان پاکستان کو سوت کی ایک لاکھ گانٹھیں دیگا ۔ جن میں ۲۵ ہزار گانٹھیں بیس سے زیادہ دھاگے والے پرتوں کی ہوں گی ۔ ہندوستان کوشش کریگا ۔ کہ مخصوص موٹائی کا سوت زیادہ سے زیادہ مہیا کرے مل کے کپڑے کی ایک لاکھ ۲۵ ہزار گانٹھیں بھی اسی معاہدے کی رو سے پاکستان کو ملیں گی ۔ البتہ کھڈلوں کے کپڑے کے متعلق تفصیلات کا تصفیہ فی الحال باقی ہے ۔ اور ہندوستان پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء پاکستان کو اسکی ضرورت کے مطابق بھی دے گا ۔ ان اشیاء کے بدل میں پاکستان سال بھر میں پٹ سن کی چالیس لاکھ گانٹھیں دے گا ۔ اس شرط پر کہ ان گانٹھوں کی خریداری ساری فصل میں یکساں طور پر کی جائے ۔ اس کے علاوہ پاکستان ہندوستان کو ساڑھے چار لاکھ گانٹھیں کپاس کی ہندوستان کو دے گا ۔ مگر شرط یہ ہے ۔ کہ ہندوستان کم از کم نصف مال پہلے چھ ماہ میں اٹھائے ۔ پٹ سن اور کپاس کے علاوہ پاکستان نے ۲۰ لاکھ ٹن کان کا نمک مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ نیز کھالوں اور چمڑے کا کوٹہ پچھلے سال کے برابر ہی ہے ۔ اس معاہدے کی رو سے بعض خاص اشیاء کو پہلے مہیا کیا جائے ۔ اور دونوں ملک حمل ونقل کی آسانیاں بھی بہم پہنچائیں گے ۔

کشمیر

سری نگر ۳۰ر جون ۔ آج سری نگر میں اتحادی قوموں کے کشمیر کمشن کا اجلاس ایک گھنٹے تک جاری رہا ۔ اس اجلاس میں ان دو ارکان کمشن کی رپورٹ سنی گئی ۔ جو کراچی پاکستان میں شرائط کے متعلق مزید وضاحت طلب کرنے کے لئے گئے تھے ۔

پاکستانی فوجوں میں اگلے سال کے آخر تک

تمام پاکستانی افسر ہونگے

کراچی ۳۰ر جون ۔ مسٹر اے ۔ بی نقوی کی صدارت میں وزارت دفاع نے پاکستانی فوج میں پاکستانی افسروں کے تقرر کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی تھی ۔ اس نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ اگلے سال کے آخر تک پاکستانی فوجوں کے تمام افسر پاکستانی ہی ہو جائیں گے ۔ البتہ ملازمتوں کو پاکستانی حاکموں سے بدلنے میں ذرا دیر لگیگی ۔ لیکن اس سلسلے میں بھی ایک وسیع پروگرام مرتب ہو چکا ہے ۔ اور رفتہ رفتہ سمندری اور ہوائی فوجوں میں بھی سارے کے سارے افسر پاکستانی ہی ہوں گے ۔ حکومت نے اس سکیم کو منظور کر لیا ہے ۔ اور مناسب تغیرات کے سلسلے میں احکام جاری ہو چکے ہیں ۔

ٹیپو سلطان اور طارق

کراچی ۳۰ر جون ۔ ایک خبر کے مطابق پاکستان ماہ ستمبر اور اکتوبر تک پاکستان کا بحری بیڑہ دو تباہ کن جہاز خرید لے گا جن کے نام بدل کر ٹیپو سلطان اور طارق رکھے جائیں گے ۔

کراچی ۳۰ر جون ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج مغربی پنجاب کے دورے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ۔

برطانوی اقتدار کے بعد قبائلی علاقوں کا جائز وارث پاکستان ہے

برطانوی دارالعوام میں مسٹر نوئل بیکر کا بیان

لندن ۳۰ر جون ۔ کل برطانوی دارالعوام میں ایک رکن ایوان کے شمال مغربی سرحدی صوبے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دولت مشترکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر فلپ نوئل بیکر نے کہا ۔ برطانوی اقتدار اٹھ جانے کے بعد قبائلی علاقوں کا جائز وارث صرف پاکستان ہی ہے ۔ اور مجھے امید ہے ۔ اس معاملے میں پاکستان اور افغانستان میں جارحانہ اقدامات کی نوبت نہیں آئیگی ۔ کیونکہ یہ دونوں ملک اتحادی قوموں کی انجمن کے رکن ہیں ۔

ہوائی حملے کی مشق

لندن ۳۰ر جون ۔ امریکہ برطانیہ ۔ فرانس بلجیم اور ہالینڈ کی فوجوں نے آج ہوائی حملے کی مشق کی ۔ اور برطانیہ کے صنعتی مرکز برمنگھم پر مصنوعی حملہ کیا ۔ اس ہوائی مشق میں ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جنگی جہازوں نے حصہ لیا ۔

شاہ لیوپولڈ کی واپسی

بلجیم ۳۰ر جون ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ بلجیم کے شاہ لیوپولڈ اپنے حامیوں کی کامیابی کی خبریں سن کر سوئٹزرلینڈ سے فرانس پہنچ گئے ہیں ۔ آپ گذشتہ آٹھ سال سے سوئٹزرلینڈ میں جلاوطنی قسم کی زندگی گزار رہے ہیں ۔

جمہوری فوجیں قابض ہو گئیں

بٹاویہ ۳۰ر جون ۔ بٹاویہ سے ولندیزی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق جوگجاکارتا سے ولندیزی فوجوں کا انخلاء مکمل ہو چکا ہے ۔ اور جمہوری فوجیں پوری طرح قابض ہو چکی ہیں ۔

ترکی کا میلہ

کراچی ۳۰ر جون ۔ ترکی کے بین الاقوامی میلے میں جو پاکستانی وفد شرکت کے لئے جا رہا ہے کراچی میں مقیم ترکی قونصل خانہ اس کے لئے سفر کا مفت ویزا جاری کرے گا ۔ یہ میلہ ۲۰ر اگست کو شروع ہو گا ۔

وزرائے خزانہ کی کانفرنس

کراچی ۳۰ر جون ۔ حکومت پاکستان نے برطانیہ کی وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں شمولیت کی دعوت کو قبول کر لیا ہے ۔ اس میں شرکت کے لئے پاکستان کے وزیر خزانہ سویڈن اور ڈنمارک سے ہوتے ہوئے لندن پہنچ جائیں گے ۔ اس وقت تک سٹرلنگ کی بات چیت ان کے رفقائے کار مسٹر ممتاز حسن اور مسٹر اسماعیل جاری رکھیں گے ۔ ہندوستان اور آسٹریلیا نے بھی یہ دعوت قبول کر لی ہے ۔ البتہ کینیڈا ابھی غور کر رہا ہے کہ اس پر اس کانفرنس کا کیا اثر پڑیگا ۔ یہ کانفرنس وسط جولائی میں منعقد ہو گی ۔ اور اس میں سٹرلنگ کے علاوہ ڈالروں اور سونے کے ذخیروں کے زیادہ خرچ ہونے سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا ۔

زندگی نہایت پر امن ہے

کلکتہ ۳۰ر جون ۔ مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے ایک بیان میں کہا ۔ کہ مشرقی پاکستان میں زندگی نہایت پر امن طریق سے گذر رہی ہے ۔ وہاں ہندو مسلم میں کوئی امتیاز نہیں ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر کوئٹہ

(از مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و خدام ۱۹ جون بوقت ایک بجے بعد دوپہر کوئٹہ کے لئے ٹنڈو (سندھ) سے روانہ ہوئے اسٹیشن پر احباب جماعت کثیر تعداد میں اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔

حضور کے ہمراہ سندھ سے صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ بیگم سید داؤد مظفر شاہ صاحب بھی کوئٹہ آنے کے لئے شریک سفر ہوگئیں۔

کنری - نبی سر روڈ - شادی پلی - فضل بھمبھرو - نوکوٹ ڈگری - کچیلو - جمیس آباد اور میرپور خاص کے اسٹیشنوں پر حضور کی زیارت کرنے کے لئے احمدی احباب کثیر تعداد میں جمع تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

احمد آباد اسٹیٹ - نوکوٹ اور جمیس آباد کی جماعتوں نے قافلہ کی شربت اور سوڈے سے تواضع کی۔ جماعت احمدیہ ڈگری کی طرف سے ناشتہ پیش کیا گیا۔ گاڑی بارہ بجے شب حیدرآباد (سندھ) پہنچی۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد مع دیگر احباب جماعت استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضور مع اہل بیت کاروں کے ذریعہ سید غلام مرتضیٰ صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں قافلہ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ باقی قافلہ ٹانگوں کے ذریعہ قیام گاہ پر پہنچا۔

حضرت اقدس سے شرف ملاقات حاصل کرنے کیلئے چوہدری احمد جان صاحب سول سپلائز آفیسر کراچی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈی۔ ایم۔ او۔ اور جماعتہائے کراچی بدین - تلہار - تلی - کمال ڈیرہ اور کوٹڑی کے احباب بھی کثیر التعداد میں حیدرآباد تشریف لائے ہوئے تھے۔

صبح ناشتہ کے بعد حضور اقدس ٹنڈو میر نور محمد تشریف لے گئے جو میر خاندان کے وقت کا ایک تاریخی مقام ہے۔ یہ خاندان ایک وقت تک حیدرآباد اور اس کے گرد و نواح میں حکمران رہا ہے۔ خاندان کے موجودہ رئیس میر علی بخش صاحب نے حضور اقدس کو مختلف نوادرات دکھائے اور چائے سے تواضع کی۔

پونے گیارہ بجے صبح حضور سندھ آئل ملز دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اسسٹنٹ مینیجر صاحب اور دیگر کارکنوں نے تمام کام دکھایا۔ نیز شربت سے تواضع کی۔

پونے بارہ بجے دوپہر حضور اپنے دو خدام چوہدری سعد اللہ خان صاحب اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد واقف زندگی کو جنہیں سلسلہ کے ایک مقدمہ میں بالترتیب عمر قید اور دو سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے دیکھنے کے لئے سنٹرل جیل تشریف لے گئے اور دس منٹ تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔

ایک بجے بعد دوپہر سے دو بجے دوپہر تک حضور نے احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

۲ بجے بعد دوپہر حضور کے اعزاز میں سید غلام مرتضیٰ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر نے دعوت طعام دی۔ جس میں سید باز محمد شاہ ایڈمنسٹریٹر۔ بریگیڈیئر ایم احمد خان اور کرنل صدیقی سول سرجن کے علاوہ سول اور ملٹری کے بعض اور آفیسرز بھی شریک ہوئے۔

۴ بجے سے ۵ بجے شام تک ایک پریس انٹرویو میں حضور نے نمائندگان پریس کی طرف سے بعض سوالات کے جوابات دیئے۔

۵ بجے شام جماعت احمدیہ حیدرآباد (سندھ) کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایٹ ہوم دیا گیا۔ جس میں سید مبارک علی شاہ صاحب پریذیڈنٹ مہاجرین کمیٹی - پیر سید علاؤالدین صاحب صادق گیلانی آف کوہاٹ - مرزا افضل بیگ صاحب خلف مرزا قلیچ بیگ صاحب مرحوم میر علی بخش صاحب سید عبدالحلیم صاحب افغانی اور جناب عبدالسبحان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے بھی شرکت فرمائی۔

ساڑھے چھ بجے شام کو کوئٹہ میل کے ذریعے حضور مع اہل بیت و خدام عازم کوئٹہ ہوئے۔ گاڑی ساڑھے چھ بجے شام روانہ ہوئی اسٹیشن پر احباب جماعت کثیر تعداد میں جمع تھے۔ جنہوں نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اپنے مقدس امام کو الوداع کیا۔

رستہ کے لئے شام کا کھانا چوہدری محمد سعید صاحب رئیس کی طرف سے دیا گیا۔

ٹنڈو آدم - نواب شاہ (سندھ) بدن اور جیکب آباد کے اسٹیشنوں پر حضور اقدس سے شرف زیارت حاصل کرنے کے لئے احباب جماعت جمع تھے۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

سبی ریلوے اسٹیشن پر مکرم شیخ فضل حق صاحب کلاتھ مرچنٹ سبی کی طرف سے ناشتہ پیش کیا گیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مچھ اسٹیشن پر مکرم جناب منشی عبدالخالق صاحب اور مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جزاھم اللہ احسن الجزاء

گاڑی چار بجے کے قریب کوئٹہ پہنچی۔ اسٹیشن پر مکرم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی معیت میں کثیر تعداد میں احباب جماعت حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر مع اہل بیت کاروں کے ذریعہ جنکا جماعت کی طرف سے بندوبست کیا گیا تھا پارک ہاؤس تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ سفر بخیریت اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

خواب کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا انکشاف

(از مکرم چوہدری فضل احمد صاحب بی۔ اے۔)

میرے استفسار کے جواب میں محترمی والد بزرگوارم حضرت چوہدری محمد الدین صاحب نے ۱۳ اپریل ۱۹۲۳ء کو بروز جمعہ اپنے گھر واقعہ گکڑالی ضلع گجرات میں بموجودگی برادر عزیز رحمت احمد مرحوم حسب ذیل بیان دیا جو میں نے اسی وقت قلم بند کر لیا تھا۔

موضع ملکہ ضلع گجرات میں میں مدرس تھا۔ ڈاکخانہ بھی میرے پاس تھا۔ ایک شخص مسمی محمدی شاہ سکنہ رسول پور کو کسی احمدی کا جس کا چمڑے کا روزگار تھا ڈنگہ سے خط آیا۔ میرا نائب مدرس منشی محمد دین مہر لگا رہا تھا۔ اتفاق سے اس کی نظر جب اس خط پر پڑی تو اس نے اس میں لکھا ہوا پڑھا کہ امام مہدی قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہو گیا ہے۔ میرے نائب مذکور کو خیال پیدا ہوا اور چونکہ ڈنگہ ضلع گجرات میں اس کی رشتہ داری تھی اس نے خط بھیجنے والے سے دریافت کیا تو اس نے منشی صاحب کو آئینہ کمالات اسلام دی جو ہم دونوں نے پڑھی۔ پھر منشی صاحب ایک اور کتاب ازالہ اوہام منشی مہر الدین صاحب احمدی سکنہ لالہ موسیٰ سے لائے۔

پھر ایک روز کا ذکر ہے میں نیند اور بیداری کے بین بین کی حالت میں تھا جبکہ مجھے ایک آواز سنائی دی کہ:

”خدا سچوں کا مددگار ہے۔ مرزا صاحب کی اس مقدمہ میں فتح ہے“

جس روز کا یہ واقعہ ہے اس سے اگلے روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقدمہ گورداسپور کی تاریخ تھی۔ جب یہ بات میں نے منشی محمد الدین صاحب کو بتائی اور چونکہ یہ مقدمہ کے فیصلہ ہونے کی تاریخ سے ایک یوم پہلے کی بات تھی۔ انہوں نے ایک کارڈ قادیان میں لکھ دیا کہ مقدمہ کے فیصلے سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ چند روز بعد اطلاع آئی کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے۔

پھر ایک روز میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک میدان میں کھڑا ہوں۔ ایک آدمی ایک طرف سے میرے نزدیک آیا ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ امام مہدی ہے۔ وہ پاجامہ پہنے ہوئے درمیانے قد کا آدمی تھا۔ میں نے جھٹ کرسی حاضر کی جس پر وہ بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ امام مہدی کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ وہ لاکھوں پر ہاتھ مارے گا اور لکنت سے بات کریگا۔ اتنے میں میں نے ایک روپیہ اس کی نذر کیا۔ جس کو اس نے بخوشی قبول کیا۔ اور بغیر کوئی بات کہنے کے چلا گیا۔

ان ہر دو خوابوں سے میرے دل کو بہت تسلی ہوئی اور دلائل بھی تلاش کرتا رہا۔

ایک روز سکول کی کوٹھڑی میں ایک الماری کے اندر کچھ چار پانچ اخبار بدر پڑے تھے ایک میں نے اٹھایا اور اس میں احمدیہ مضمون تھا جوں جوں میں نے وہ مضمون پڑھا میرا دل صاف ہوتا گیا۔ ایمان بڑھتا گیا۔ اس مضمون میں آپ کی صداقت کا ذکر تھا۔

پہلے بذریعہ کارڈ بیعت کی۔ اور پھر ۱۹۰۳ء کے دسمبر میں جب حضرت اقدس جہلم میں کرم دین والے مقدمہ کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے وہاں بیعت کی۔ اس روز میرے ساتھ اور بھی بیعت کرنے والے تھے۔ میں نے بلا مزید گفتگو یا دلائل کے طلب کرنے کے بیعت کر لی ہجوم بہت تھا۔ مجھے ایک دھکا لگا کہ میں بالکل حضرت اقدس کے سامنے سب آدمیوں کے آگے ہو گیا۔ اور آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ باقی لوگوں نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔

بیعت کرنے کے بعد میں نے کہا ”حضور میری ایک عرض ہے آپ مہربانی فرما کر میری پیٹھ پر ہاتھ پھیریں“ آپ نے ہاتھ پھیرا۔

یہ بیان آج سے قریباً سوا چھبیس سال پہلے کا ہے۔ اس وقت میری عمر پچپن سال تھی۔ حضرت والد بزرگوار جنوری ۱۹۲۷ء میں فوت ہوئے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے اپنے آقا کے نزدیک مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات ہمیشہ ہمیش کیلئے بلند فرمائے اور ان پر راضی ہو۔

مرحوم اپنی زندگی میں مندرجہ بالا رویا کا ذکر کرتے ہوئے اکثر بتلایا کرتے تھے کہ جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بمقام جہلم پہلی مرتبہ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھا تو میں نے حضور کو بعینہٖ اپنے خواب والے بزرگ کو خواب والے ہی لباس میں ملبوس دیکھا۔ اس لئے مجھے کچھ بھی مزید پوچھنے کی ضرورت نہ رہی سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ احباب کرام سے مرحوم کے حق میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ آپا عابدہ بیگم صاحبہ بنت ابو الہاشم خانصاحب مرحوم قریباً ایک مہینہ سے بعارضہ [illegible] بیمار ہیں۔ اور نیز ان کی چھوٹی بہن [illegible] بھی بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امۃ القیوم متعلمہ نصرت درجہ ثانیہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

یکم جولائی ۱۹۴۹ء

اسلامی نظام ایک روحانی نظام ہے

کل ان کالموں میں ہم نے عرض کیا تھا کہ اسلامی اقتصادی نظام کو دوسرے متداول لادینی نظاموں پر محض اس لئے برتری نہیں ہے کہ اسلام کے اقتصادی اصول دنیاوی نقطۂ نظر سے ان نظاموں سے بہتر ہیں۔ محض اس لئے کہ دولت کی تقسیم کے لئے جو اصول اسلام پیش کرتا ہے وہ معتدل ہیں۔ اور سرمایہ دارانہ اور اشتراکی انتہائی نظریات کی نسبت دنیا کے موجودہ مسائل کو بہتر طریقہ سے حل کرتے ہیں اسلامی نظام کو ہم بہترین نظام نہیں کہہ سکتے جب تک کہ اسلامی نظام کے بنیادی اصول ایمان باللہ وبالیوم الآخر کا صحیح ادراک حاصل نہ ہو۔ کیونکہ جب تک ایک اسلامی نظام کو قبول کرنے والا ملک یا قوم اللہ تعالےٰ اور معاد پر محکم ایمان نہ رکھے۔ اس وقت تک یہ نظام اپنی پوری افادیت کے ساتھ عمل میں نہیں آسکتا۔

اسلام نے تقسیم دولت کے لئے چند قوانین مقرر کر دیئے ہیں۔ جن پر عمل کرانا ہر اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ مثلاً حکومت زکوٰۃ وصول کرے گی۔ حکومت جوا۔ سود وغیرہ کے خلاف کارروائی کرے گی۔ وراثت اسلامی اصولوں کے مطابق تقسیم کرائے گی وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہوسکتا ہے کہ ان قوانین کے باوجود اور ان پر پورا پورا عمل ہونے کے باوجود قومی کاموں کے لئے خزانہ عامرہ میں اتنا روپیہ نہ جمع ہو۔ جتنا درکار ہو۔ اگر ہم عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا۔ کہ اس وقت بعض جنگی یا اور قسم کے قومی کاموں کے لئے اتنی بڑی ضرورتیں آپڑتی تھیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلفائے راشدین کو طوعی انفاق کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ طوعی انفاق اسلام میں نہایت اہم چیز ہے۔ پھر تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ بعض صحابہ کرام اپنی دولت کا نصف نصف بلکہ بعض اوقات اپنی سالم پونجی حاضر کر دیا کرتے تھے۔ ہم ایسی مثالیں بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر مسلمان ان امور کو اچھی طرح جانتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ طوعی انفاق کیا چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں خزانے جمع کرنے والوں کو سخت عذاب کی وعید کی ہے اور انفاق کرنے والوں کو اپنی رحمتوں کا وعدہ دیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی جب تک تم ان چیزوں کو جنہیں تم پیار کرتے ہو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے۔ تم نیکی کو نہیں پاؤ گے۔ زکوٰۃ ایک قانونی فریضہ ہے۔ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ حکومت بالجبر اس سے وصول کرسکتی ہے۔ لیکن طوعی انفاق کے لئے دنیاوی حکومت خواہ وہ کتنی ہی اسلامی کیوں نہ ہو جبر نہیں کرسکتی۔ ایسی صورت میں صرف ایک ہی چیز ہے جو حکومت کے آڑے آسکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کے اصول کے مطابق اپیل کرے۔ یہ امر کہ نبوت اور خلافت راشدہ کے عہد میں ایسے طوعی انفاق کی ضرورت پڑتی تھی۔ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک اسلامی حکومت کو اس کی ہر وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بلکہ اس زمانے میں کہ انسانوں کی اجتماعی ضروریات بڑھ گئی ہیں۔ ایسے انفاق کی تو اور بھی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ اب خواہ ہم اس بات کو بھی تسلیم کرلیں کہ ایک اسلامی حکومت زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کرسکتی ہے۔ اور کہ ہنگامی یا دائمی ٹیکس علاوہ زکوٰۃ کے بھی وصول کرنے کے قوانین بنا سکتی ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ہمیں یہ ماننا پڑیگا۔ کہ طوعی انفاق کی اہمیت ان سب باتوں کے باوجود بھی ہمیشہ قائم رہے گی۔ اس سے ہم صرف یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام اپنی پوری افادیت کے ساتھ اسی وقت نفاذ پذیر ہوسکتا ہے۔ کہ ہم اسکے شرعی قوانین کی بنیاد ایمان باللہ وبالیوم الآخر پر رکھیں۔ ورنہ جس طرح ایک بجلی سے چلنے والی مشین باوجودیکہ وہ ہر طرح سے مکمل ہو۔ بغیر بجلی گھر سے تعلق پیدا کرنے کے نہیں چل سکتی۔ اسی طرح اسلامی نظام پوری افادیت کے ساتھ کام نہیں کرسکتا۔ جب تک اسکے بنیادی اصول متذکرہ بالا پر انحصار نہ ہو

دراصل یہی چیز ہے جو اسلامی اقتصادی نظام کو سرمایہ داری اور اشتراکی اقتصادی نظاموں سے فائق کرتی ہے۔ لیکن جب تک اللہ تعالےٰ اور معاد پر ہمارا ایمان محکم نہ ہو۔ اس وقت تک صحیح معنوں میں ہم اسلامی نظام سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اب اللہ تعالےٰ پر اور معاد پر محکم ایمان اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے۔ جب ہم اللہ تعالےٰ اور معاد کو ایک ایسی حقیقت محسوس کریں۔ جیسی کہ کسی دیگر اشیاء کی حقیقت کو حواس خمسہ سے محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور معاد کوئی خلا نہیں ہیں۔ بلکہ زندہ حقیقت ہیں۔ محض ایک موہوم چیز نہیں ہیں۔ کہ جن کو ہم نے فرض کرلیا ہے۔ جس طرح کہ الجبرا میں غیر معلوم عدد کو حروف کی صورت میں فرض کرلیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ہمیں براہ راست ادراک حاصل نہ ہو۔ ہم اس پر وہ یقینی اور محکم ایمان نہیں رکھ سکتے۔ کہ ہماری زندگی میں حرکت پیدا کرسکے۔ ایسا محکم ایمان جو تخیل کی بڑی سے بڑی پرواز سے بھی پیدا نہیں ہوسکتا۔

ہم نے کل عرض کیا تھا کہ عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ میں صحابہ کرام کو وہ محکم ایمان حاصل تھا۔ اس کی وجہ ہم نے یہ بتائی تھی۔ کہ نہ صرف اس وقت وہ ذات موجود تھی یا قریب ہی موجود رہ چکی تھی۔ جس کو اللہ تعالےٰ سے براہ راست تعلق تھا۔ بلکہ خود صحابہ کرام میں بھی ایک خاصی تعداد ایسے لوگوں کی تھی۔ جن کو تعلق باللہ کا ذاتی تجربہ حاصل تھا۔ خلافت راشدہ کے بعد بھی متواتر ایسے لوگ اسلام میں پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ جنہوں نے زندہ خدا کے اس زندہ ثبوت کے تسلسل کو قائم رکھا۔ اس زمرہ میں مجددین کو خاص امتیاز حاصل رہا ہے۔ اگرچہ بعض اسلامی بادشاہوں کو بھی انفرادی طور پر اس نعمت سے حصہ ملتا رہا ہے لیکن زیادہ تر بادشاہ محض شریعت کے دنیاوی پہلو پر ہی زور دیتے رہے ہیں۔ اور درباروں کے سیاسی ملا شریعت کے قشر کے نہ کہ مغز کے ماہر تھے۔ اس تمام طویل عہد میں کلمہ اصل سیاسی ملا حقیقی نظام اسلامی کا سب سے بڑا دشمن رہا ہے۔ وہ حکومتوں اور عوام کو جہاد بالسیف تک ہی محدود رکھتا چلا آیا ہے۔ اور اسلامی نظام کے بنیادی اصول تعلق باللہ کو پردہ اخفا میں رکھنے اور اس سے مسلمانوں کو محروم رکھنے میں مصروف رہا ہے۔ ایسی صورت میں تبلیغ اسلام کا حقیقی کام صرف چند درویشوں کے ذمہ چلا آیا ہے۔ جنہوں نے اسلامی نظام کی روح کو قائم رکھا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم سیاسی ملا کے اسلامی نظام سے جس میں اللہ تعالےٰ اور معاد کو محض ذہنی چیز بنا دیا گیا ہے۔ اور صرف شرعی قوانین کو فروغ دینا ہی ضروری سمجھا گیا ہے۔ جس میں تعلق باللہ کا کوئی مقام نہیں ہے۔ سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں کو شکست دے سکتے ہیں۔ سیاسی ملا کے نزدیک اسلامی نظام محض چند بہتر اصولوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اسی طرح کے چند اصول جس طرح کے چند اصول سرمایہ داری یا اشتراکی نظاموں کے اصول ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ اسلامی اصول کچھ ان اصولوں سے بہتر ہیں دوسرے لفظوں میں ہم صرف شراب وسود کی حرمت وراثت کے طریقوں کے نفاذ۔ چور کے ہاتھ کاٹنے زانی کو سنگساری کی سزا دینے وغیرہ وغیرہ اصولوں کو حکومت میں اپنا کر حقیقی اسلامی نظام قائم کرسکتے ہیں۔ کیا جب تک ہم میں وہی روحانی بیداری جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں پیدا ہوئی تھی پیدا نہ ہو۔ اور اسلامی نظام کے بنیادی روحانی مقتضیات کو پورا کرنے کی صلاحیت حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک محض چند ظاہری اصول بدلکر ہم دنیا میں وہ انقلاب پیدا کرسکتے ہیں؟ جس سے لادینی نظام ہمیشہ ہمیش کے لئے شکست کھا جائیں؟ ہرگز نہیں اس لئے ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ اسلامی نظام چند بہتر شرعی اصولوں کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک سراسر روحانی نظام ہے۔ جو ہماری زندگی کے تاروں کو براہ راست اس بجلی گھر سے ملاتا ہے جو تمام کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ بادشاہ کوئی تخیلی ایجاد نہیں ہے۔ اور نہ محض خلا ہے۔ بلکہ وہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ اس لئے اسلامی نظام لادینی نظاموں کو اسی وقت شکست دے سکتا ہے۔ جب ہم اسکو بطور ایک مکمل روحانی نظام کے پیش کریں۔ اسلامی نظام کو تمام دوسرے نظاموں پر اس لئے برتری ہے کہ یہ ایک روحانی نظام ہے۔ ورنہ یہ چند بہتر دنیاوی اصولوں کا نام نہیں۔

اخبار "اہلحدیث" کا فریب

اخبار "اہلحدیث" جو اب سوہدرہ سے ازسرنو شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کی ۲۴ جون ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں صفحہ ۶ پر "مسیح علیہ السلام کی تعریف" کے زیر عنوان ایک مضمون درج کیا گیا ہے۔ جس میں مضمون نگار اپنے ناظرین کو یہ دھوکا دینا چاہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت خلاف لکھا ہے۔

بات یہ ہے کہ دو احمدیوں نے بمبئی میں ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسٰے علیہ السلام کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ اس بات کو غلط ثابت کرنے کے لئے اہلحدیث

(باقی دیکھیں صفحہ کالم ۳ و ۴ کے نیچے)

روس کا عروج و زوال

حضرت حزقی ایل نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام"

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب رضا لائل پور

(۵)

یاجوج کے بالمقابل ماجوج کا بلاک

جہاں حضرت حزقی ایل نبی یہ خبر دیتے ہیں۔ کہ یاجوج یورپ ایشیا اور افریقہ کی قوموں کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک بلاک بنا لے گا جسے ہم روسی بلاک کہتے ہیں۔ وہاں آپ یہ بھی ذکر کرتے ہیں ایک دوسرا بلاک بھی ہوگا جو ماجوج قائم کرے گا۔ چنانچہ حزقی ایل کی پیشگوئی میں وارد ہوا

"اور میں ماجوج پر اور ان پر جو (اسکے ساتھ) جزیروں میں امن سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا۔ اور وہ جانیں گے، کہ میں خداوند ہوں۔"

جزائر سے کیا مراد ہے۔ کیتھولک بائیبل میں لکھا ہے۔

یہودی لوگ دور کے بحری ممالک کو جن میں وہ جہازوں کے ذریعہ مال و اسباب بھیجتے جزیرے کہتے تھے۔ مثلاً یونان۔ اٹلی۔ ہسپانیہ۔ (ملاحظہ ہو کیتھولک بائیبل جلد ۱ حاشیہ پیدائش ۱/۵)

پیدائش ۱/۵ میں لکھا ہے۔ کہ ماجوج اور اسکے بھائی بند جزائر میں آباد ہوئے یعنی یورپ کے بحری ممالک میں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ ماجوج کے ساتھ یورپ کا دوسرا حصہ ہوگا۔ پس یہاں ماجوج اور اسکے ساتھ بحری ممالک کے ذکر میں اینگلو امریکن بلاک کی طرف اشارہ ہے۔ پیشگوئی میں ہے کہ قوموں کا یہ بلاک بھی آسمان سے اترنے والی آگ سے محفوظ نہیں ہوگا۔ جو کہ آج آتشیں بموں اور سب سے بڑھ کر ایٹم بم کی شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے یہاں یہ ذکر بھی ہے۔ کہ قوموں کا یہ بلاک تعذیب بالنار کے بعد اپنے خدا کو پہچان جائیگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں کہ انگریز قوم آغوش اسلام میں جلد آ جائیگی۔

مسلماں را مسلماں باز کردند

اسکے بعد یہ ذکر ہے کہ امت اسرائیل یعنی مسلمان جو اپنے خدا کو بھول گئے تھے۔ جس کے باعث ان پر گوناگوں عذاب نازل ہوئے گھر سے بے گھر ہوئے یاجوج ماجوج کے ذریعہ ستائے گئے۔ اب پھر اپنے ایمان پر بحال ہوں گے۔ اپنے خدا کو پہچان جائیں گے۔ اور ہر قسم کے انعامات کے وارث ہونگے۔ چنانچہ اس ذکر کے بعد کہ ماجوج اور اس کے ساتھ کے لوگ اپنے خدا کو پہچان جائیں گے اب مسلمانوں کا ذکر بایں الفاظ کیا گیا۔

(۱) "پھر اپنے لوگ اسرائیل کے درمیان میں اپنے قدوس نام کی معرفت بخشونگا۔ وہ پھر میرے قدوس نام کو داغ نہ لگائیں گے۔ اور قومیں جانیں گی کہ میں خداوند ہوں۔ اور اسرائیل میں قدوس ہوں۔" (حزقی ایل ۳۹/۷)

(۲) آگے چلکر فرمایا "بعد ازاں اس دن سے لے کر آگے کو اسرائیل کا گھرانہ جان لے گا۔ کہ میں خداوند ان کا خدا ہوں۔ اور قومیں جانیں گی کہ اسرائیل کا گھرانہ اپنی بدی کے سبب گھر سے بے گھر ہوا اور جلاوطنی میں گیا۔ کیونکہ انہوں نے میری نافرمانی کی۔ تو میں نے اپنا مونہہ ان سے چھپا لیا۔ اور ان کے مخالفوں کے ہاتھ میں میں نے ان کو دے دیا۔ تو وہ سب تلوار سے گھر گئے۔ ان کی نجاست اور ان کے گناہوں کے مطابق میں نے ان سے سلوک کیا۔ اور میں نے اپنا مونہہ ان سے چھپایا۔ اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ اب میں ۔ ۔ ۔ اسرائیل کے گھرانے پر رحم کروں گا۔ اور اپنے قدوس نام کے لئے غیرت مند ہوں گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب میں ان کو قوموں کے درمیان سے پھیر لاؤنگا۔ اور ان کے دشمنوں کے ملکوں میں سے ان کو جمع کرونگا اور بہت سی قوموں کی آنکھوں کے سامنے اور ان کے درمیان تقدیس پاؤں گا۔ تب وہ جانیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہوں پہلے میں نے ان کو جلاوطن کیا۔ پھر میں نے ان کو ان ہی کی زمین میں جمع کیا۔ ۔ ۔ ۔ بعد ازاں میں اپنا مونہہ ان سے نہ چھپاؤں گا۔ کیونکہ میں نے اپنا روح اسرائیل پر انڈیلا ہے خداوند خدا فرماتا ہے۔

یہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ مسلمان از سر نو مسلمان بن جائیں گے۔ اور دنیا میں اسلام کا دور دورہ ہوگا۔

حفاظت مرکز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مجھے اس چندہ کی بار بار تحریک کرنا شرمندہ کرتا ہے۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں جماعت کے عیوب کو کھول رہا ہوں۔ کوئی اپنی جیب کے عیوب کو نہیں کھولنا چاہتا۔ لیکن میں مجبور ہوں کیونکہ مجھے کام چلانا ہے۔ اس لئے مجھے تحریک کرنی پڑتی ہے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کریں۔"

اس قسم کے اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ قادیان کے درویشوں کے اخراجات کے علاوہ دیگر اخراجات بھی ایسے ہیں۔ جو کہ نہایت ضروری ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے حفاظت مرکز کے وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ مہربانی فرما کر سو فیصدی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ذیل میں ان احباب کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ جنہوں نے اپنے حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔

مستری نذیر احمد صاحب بھاٹی دروازہ لاہور
محمود احمد صاحب، مبارک احمد صاحب۔
محمد یحیٰے صاحب نیلا گنبد لاہور
غلام محمد صاحب " "
بابو فضل دین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ کوچہ چابک سواراں
میاں احمد الدین صاحب زرگر " "
اہلیہ صاحبہ بابو شمس الدین صاحب دہ دختران " "
ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب " "
" نور احمد صاحب " "
میاں عبد الرشید صاحب " "
شمیم اختر صاحبہ " "

سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور
سید محمود اختر صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور
حکیم محمد عبد اللہ صاحب باغبان پورہ لاہور
بشیر احمد صاحب " "
مستری عبد الحکیم صاحب مسلم ٹاؤن "
چوہدری نذیر احمد صاحب گنج مغلپورہ "
ڈاکٹر محمد الدین صاحب " "
دین محمد صاحب چک ۶۶ علی پور شمس آباد لاہور
محمد دین صاحب " " "
خدا بخش صاحب ہانڈو ضلع لاہور

(ناظر بیت المال)

بقیہ صفحہ ۳

کے مضمون نگار نے "ضمیمہ انجام آتھم" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند عبارتیں فریب دینے کے لئے پیش کی ہیں۔ حالانکہ اسی ضمیمہ میں حضور اقدس علیہ السلام نے صاف صاف بتا دیا ہے۔ کہ

"مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا وغیرہ وغیرہ

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمیمہ میں جو کچھ عبارت یسوع کے خلاف تحریر کی ہے۔ وہ ان کی ذاتی رائے نہیں بلکہ یسوع کا وہ حال بیان کیا ہے۔ جو عیسائیوں کی کتابوں یا اناجیل مروجہ سے ظاہر ہوتا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ جو یسوع عیسائی پیش کرتے ہیں وہ ایسا ایسا تھا۔ لیکن یہ اہلحدیث صاحب اپنے ناظرین کو یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ خود مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا خیال تھا۔

ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے محلہ یا شہر کے "اہلحدیث" دوستوں کو ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ کے حاشیہ کی وہ عبارت دکھائیں۔ جو ہم نے اوپر نقل کی ہے تاکہ اخبار اہلحدیث کا فریب ان پر کھل جائے۔

انجیل میں جو نقشہ عیسےٰ یا یسوع کا کھینچا گیا ہے۔ اسکو قرآن کریم کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ اس لئے جو کچھ انجیل یا پادریوں کے حوالہ سے یسوع یا عیسےٰ کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ اس حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ اور جسکے مثیل مسیح موعود علیہ السلام تھے ضمیمہ انجام آتھم میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دکھایا ہے۔ کہ اگر پادریوں اور اناجیل کے بیانات پر جائیں۔ تو یسوع یا عیسےٰ ایسا ایسا انسان ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اہلحدیث کا مضمون نگار فریب دینے کے لئے اسکو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔

ہمارا تعلیم الاسلام کالج

(از مکرم پروفیسر سلطان محمود شاہد)

قادیان دارالامان سے خدائی نوشتوں کے ماتحت ہماری ہجرت کو پونے دو برس کا عرصہ ہونے کو آتا ہے۔ اس عرصہ میں ہمارا تعلیم الاسلام کالج اپنی تعلیمی زندگی کے دو دور پورے کر چکا ہے۔ یہ وقت ہم نے کس کسمپرسی کی حالت میں گذارا ہے یہ ہم لوگ ہی جانتے ہیں یا پھر ہمارا خدا۔

کالج کے لئے مناسب بلڈنگ کا نہ تھا۔ سائنس کے سامان کا ہزار تلاش و کوشش کے باوجود وقت پر میسر نہ آنا۔ پروفیسروں کی کمی اور کالج کے ساتھ تعلق رکھنے والی اور بہت سی باتیں ایسی تھیں جن کے حصول کی راہ میں قدم قدم پر ہمیں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں اس مقدس وجود پر جس کے پائے استقلال نے ان سب مشکلات کے باوجود لغزش نہ کھائی۔ بلکہ جب بھی فرمایا تو یہی کہ گھبراؤ نہیں اور کام کئے جاؤ۔ خدا وہ دن جلد لائے گا جبکہ مصیبت کی یہ کالی آندھیاں دور کہیں افق میں غائب ہو جائیں گی اور ان کی بجائے سنہری کرنوں والا سورج جہان امید کو منور کر دے گا۔ اس وجود سے میری مراد پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود سے ہے۔ ان پونے دو برس میں کالج کے انتظامات کے سلسلہ میں مجھے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا بیسیوں مرتبہ شرف حاصل ہوا۔ ہر بار ایک عظیم بوجھ اور مایوسی کو محسوس کرتے ہوئے گیا۔ مگر اس مسیحی نفس کی ایک پھونک نے ہی ہر بار نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ واپس کیا۔

ہمارا تعلیم الاسلام کالج ۱۹۴۴ء میں قادیان کی چھوٹی سی بستی میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت کی خاطر معرض وجود میں آیا۔ ابھی قائم ہوئے ابھی دو برس بھی نہ گذرے تھے کہ یہ متحدہ پنجاب بلکہ شمالی ہندوستان کی بہترین درسگاہوں میں سے ایک سمجھا جانے لگا۔ خدا کی اس چھوٹی سی پاک جماعت نے دو سال کے اختتام پر ہی اسے انٹرمیڈیٹ سے ڈگری کے درجہ تک پہنچا دیا اور اب جب اس بے سرو سامانی میں بھی اس پر دو سال کا عرصہ اور گذرا ہے تو اسے بی۔ ایس سی کے درجہ سے۔ ایم اے۔ ایم۔ ایس سی کے درجہ تک منظور کروا لیا گیا ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے بلکہ اس کا غیر معمولی احسان ہے جہاں ابھی دیر سے قائم شدہ کالج ہر قسم کی آسانیاں رکھتے ہوئے اپنی پہلی حالتوں سے ترقی نہ کر سکے۔ وہاں اس معمولی سی جماعت کے اس ادارہ کا قدم مشکلات کے باوجود آگے ہی بڑھتا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہجرت کے بعد لاہور میں اس کا قیام شہر سے باہر ایف۔ سی کالج کے رحم و کرم پر اس کے عقب میں ہی ایک ڈیری فارم کی بوسیدہ سی عمارت میں ہوا جہاں رہائش کے لئے پوری اور مناسب جگہ تھی نہ پڑھنے اور پڑھانے کا مناسب انتظام۔ لیکن شمع احمد کے پروانے ان سب تکلیفوں کا ہنسی خوشی سے مقابلہ کرتے۔ کہیں تو منڈیر پر پڑھتے نظر آتے۔ راہی انہیں یوں ہی دیکھتے تو دل ہی دل میں ان کی اولوالعزمی کی داد دیتے۔ بالآخر اس مجبوری اور بیچارگی کی حالت میں ہی یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہوئے مگر پھر بھی کالج کے معیار سے نیچے نہ گرے۔ آفرین ہزار آفرین ہے ان نوجوانوں پر۔

آخر سات ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد ہمیں کالج کے لئے ایک بلڈنگ مل گئی۔ ڈی۔ اے وی کالج کی بلڈنگ۔ جلے ہوئے دروازے جھلسی ہوئی کھڑکیاں۔ گری ہوئی دیواریں۔ سائنس کا سامان مفقود۔ لائبریری کی کتب عنقا۔ غلاظت دو دو فٹ۔ دیکھ کر بھی جیا تھا بھاگ جائیں۔ اور پیچھے کا نام نہ لیں۔ مگر پھر ہمت بندھی۔ مایوسی کی لہریں امید کے ساحل سے ٹکرا کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئیں۔ جوں توں کر کے اٹھے۔ غلاظت اٹھوائی ٹوٹی پھوٹی دیواروں کو مرمت کروایا۔ جلے ہوئے دروازوں اور جھلسی ہوئی کھڑکیوں کی جگہ نئے دروازے اور نئی کھڑکیاں لگوائیں۔ کتابیں منگوائیں۔ سائنس کا سامان خریدا اور اب بہر اوقات اس قابل ہو گئے ہیں کہ اس کو کالج کہہ سکیں بلکہ دوسرے کالجوں کے مقابل پر لا سکیں۔

مگر یہاں تک تو کام تھا کالج کے ارباب حل و عقد اور کالج کے کارکنان کا۔ ان کے ذمہ جو فرض تھا انہوں نے اپنی بساط کی مطابق اسے ادا کیا بلکہ بعضوں نے اپنی بساط سے بڑھ کر بھی کیا۔ اب ذمہ واری احباب جماعت پر ہے کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں اور ان سے صحیح طور پر بر آ ہونے کی کوشش کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریباً سب ہی طلباء جو ایک معقول تعداد میں تھے کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت کے سینکڑوں احباب کے بچے دیگر سکولوں سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے ایک کثیر حصہ کالجوں میں داخل ہوگا۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری جماعت کے دوست اپنے اوپر تکالیف وارد کر کے بھی اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے شائق ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ اس دفعہ ہمارے تعلیم الاسلام کالج میں سب احمدی طلباء لازماً داخل ہوں بلکہ جماعتی مفاد کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر احمدی نوجوان جو اپنے کالج میں داخل ہونے کے لئے آئے اپنے ساتھ کم از کم ایک غیر احمدی طالب علم بھی ضرور لائے۔

اس وقت جتنے طالبعلم ہمارے کالج میں تعلیم پا رہے ہیں اگر میں ان کی تعداد آپ کے گوش گذار کروں تو یقیناً آپ کو تعجب اور افسوس ہوگا کہ قوم کا واحد ادارہ اور اس کے ساتھ اتنی بے اعتنائی! بلکہ اس میں قصور کالج کے کارکنان کا نہیں خود احباب جماعت کا ہے۔ ذرا غور فرمائیے۔ کتنے والدین کے بچے بغیر کسی مجبوری کے دوسرے کالجوں کی مسموم آب و ہوا میں تعلیم پا رہے ہیں جس کا احساس سر دست والدین کو ہے نہ ان کے بچوں کو۔ مگر مستقبل جب ان کی اس غلطی بلکہ مجرمانہ تغافل کو بے نقاب کرے گا تو یہ خون کے آنسو روئیں گے۔ احمدیت تو اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودہ ہے یہ بڑھے گا۔ پھولے گا اور پھلے گا۔ اگر ہم اس کو سینچنے والے نہ ہوں گے تو خدا تعالیٰ اور لوگوں کو آگے لے آئے گا اور وہ اپنے خون سے اس پودے کی آبیاری کریں گے۔ مگر کتنے بدقسمت ہوں گے ہم لوگ جنہوں نے اس پودے کی آبیاری کا بار پہلے تو بخوشی اٹھایا مگر جب اس کے پھولنے پھلنے کا وقت آیا تو اسے پھینک کر الگ ہو گئے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسے مواقع خال خال ہی آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود کسی قوم کو کھڑا کر کے دنیا کی رہبری اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی اشارہ فرماتا ہے کہ اگر اس نعمت سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں گے تو اس نعمت کی برکات کو زمانہ پیچھے ڈال دیا جائے گا بلکہ ممکن ہے یہ نعمت چھین بھی لی جائے پس اس زمانہ میں جب خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہم پر ہی نازل ہوا ہے اور یہ خاص نعمت ہمیں ہی عطا ہوئی ہے تو ہم پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ ہم نہ صرف اس نعمت سے خود ہی وافر حصہ لینے والے ہوں بلکہ اپنے عزیزوں اور بچوں کو بھی اس نعمت سے وافر حصہ دلانے والے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری نسل در نسل چلتا جائے اور دنیا کے امن اور اس کی خوشحالی کا باعث ہو۔ مگر یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر آنے والی نسل ایسے ماحول میں پرورش پائے کہ اس کی عمر اور زندگی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس میں خدمت دین کا جذبہ بھی بڑھتا چلا جائے۔ جس کے حاصل کرنے کا طریق یہی ہے کہ قوم کے نوجوان دیگر کالجوں کی لامذہبی اور بے دینی کی مسموم فضا سے بچے رہیں۔

پس ان سطور کے ذریعہ احباب جماعت سے معروض ہوں۔ کہ کالج کی مشکلات کا زمانہ اب ختم ہوا جا رہا ہے۔ اور آئندہ سالوں میں انشاء اللہ العزیز یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ہمارا کالج ایک امتیازی حیثیت حاصل کر رہا ہے۔ اس لئے آپ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں ہی داخل کروا کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں اور قوم کے نوجوانوں کے مستقبل کے بارے میں اطمینان کا سانس لیں!

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ جون۔ الحمد للہ! کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے افریقن بیوی بچے بھی ہیں۔ آپ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے کوئٹہ جا رہے ہیں۔ اور وہاں سے پھر انشاء اللہ مرکز میں تشریف لائیں گے۔

مکرم مولوی صاحب ۱۹۳۷ء سے شروع میں مرکز قادیان سے فلسطین تحریک جدید کی طرف سے بطور نائب مبلغ بلاد عربیہ بھیجے گئے تھے۔ اور فلسطین۔ شام۔ عراق اور مصر میں تقریباً ڈیڑھ سال کام کیا۔ اس کے بعد بحکم حضرت اقدس لنڈن چلے گئے۔ جہاں پر مکرم شمس صاحب کے ساتھ بطور نائب ۱۹۴۱ء تک کام کیا۔ ۱۹۴۱ء کے شروع میں بحکم حضور سیرالیون تشریف لے گئے۔ جہاں ۱۹۴۸ء کے آخر تک بطور مبلغ انچارج کام کیا۔

جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے طلبا کیلئے

جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے طلباء مطلع رہیں کہ سٹوڈنٹس یونین کے انعامی مقالہ کے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر اپنا تحقیقی مقالہ موسمی رخصتوں کے بعد پیش کرنا ہے (۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں (۲) اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ (۳) اسلام نے موجودہ اقتصادی مشکلات کا کیا حل بتایا ہے۔

پریذیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین جامعہ و مدرسہ احمدیہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۲۷۹ میں اسمٰعیل ولد موسیٰ عمر ۵۰ سال بھاؤ نگر حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

تین ہزار -/۳۰۰۰ روپیہ میرے پاس نقد موجود ہے میں اس کا دسواں حصہ نقد ادا کرتا ہوں۔ باقی مکان و زمین۔ کارخانہ و دوکان۔ قادیان اور بھاؤ نگر جو میرے ہاتھ آئے گا۔ اس کا نیز قرض جو لوگوں کے پاس ہے۔ وصول ہونے پر اس کا بھی دسواں حصہ انشاء اللہ ادا کرونگا۔

دنڈٹ، لوگوں کے پاس تین ساڑھے تین ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ادا کروں گا۔ العبد:۔ اسمٰعیل موسیٰ آف بھاؤ نگر حال کراچی گواہ شد:۔ بقلم خود فضل کریم اکمل ساکن لوہ کوٹ ضلع شیخوپورہ: گواہ شد:۔ عطا محمد قادیانی جودھامل بلڈنگ لاہور

وصیت ۱۱۲۸۰ میں رسول احمد ولد میاں محمد حنیف صاحب عمر ۲۷ سال سکنہ ڈنگہ ضلع گجرات حال نوشہرہ ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ آبائی جائداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میری ماہوار آمد -/۹۰ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: رسول احمد بی۔ اے۔ ایس۔ سنٹر نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ الیبان خادم حسین بی۔ اے۔ سی ایس سنٹر نوشہرہ چھاؤنی گواہ شد:۔ مرزا غلام حمید احمدی وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

وصیت ۱۱۲۸۱ میں محمد اکبر ولد ملک محمد یوسف صاحب عمر ۲۵ سال حال نوشہرہ ڈاکخانہ چوہا سیدن شاہ جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ آبائی جائداد ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۶۹ ہے۔ میں تازیست دائیک کم ستر -/۶۹ روپے اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے ترکہ پر بھی اس کا اطلاق ہوگا العبد: محمد اکبر احمدی بی۔ اے۔ سی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی گواہ شد خادم حسین بی۔ اے۔ سی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد دستخط: رسول احمد بی

وصیت ۱۱۲۸۳ میں ابو مسلم احمد ظاہر ولد محمد عبد اللہ صاحب عمر ۳۰ سال موضع اودھن ڈاکخانہ تلہا پور الہ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میری والدہ صاحبہ بقید حیات ہیں اور جائداد ان کے نام ہے۔ اس وقت ماہوار آمد -/۶۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد:۔ ابو مسلم احمد ظاہر بقلم خود گواہ شد:۔ صلاح الدین بقلم خود سیکرٹری مال P. A. M. C

گواہ شد:۔ حکیم مولوی نظام الدین محلہ دار الرحمت قادیان حال لاہور

وصیت ۱۱۲۸۴ میں فضل دین ولد علی اعظم صاحب عمر ۵۵ سال ساڑے والی اکھوناں لدھیانہ حال ملیانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مبلغ -/۱۰ ماہوار آمد ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد:۔ فضل دین احمدی ملیانوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ معرفت غلام رسول دیہاتی مبلغ گواہ شد:۔ عنایت الٰہی بقلم خود گواہ شد: غلام رسول دیہاتی مبلغ ڈسکہ سیالکوٹ۔

وصیت ۱۱۲۸۶ میں حسن محمد ولد میاں نور الدین صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں اور میں محنت مزدوری کر کے اپنی اور اہل وعیال کی روزی بہم کرتا ہوں تنگدستی اور قحط سالی کی بناء پر گذارہ کی صورت صرف جوتی بنانے اور بیٹ بنانے میں معمولی کام کر کھاتا ہے۔ آمدنی فی الحال کوئی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر مجھے ماہوار آمد جس قدر بھی ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا ہونگا۔ کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ العبد: حسن محمد بقلم خود گواہ شد: عبد العزیز۔ وقف زندگی سیکرٹری مال انجمن جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن مہاجر آف قادیان حال مقیم ڈسکہ کلاں بقلم خود۔

وصیت ۱۱۲۸۷ میں سارہ بیگم زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب عمر ۳۲ سال سکونتی ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے اور تین ماشہ سونا قیمتی ۲۵ روپے ہے۔ کل مبلغ -/۱۲۵ روپیہ ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد میرے پاس نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: سارہ بیگم: گواہ شد: ملک عبد الحق صاحب: گواہ شد:۔ عبد العزیز وقف زندگی

وصیت ۱۱۲۸۹ میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری اللہ رکھا صاحب عمر ۲۵ سال حال ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ایکہزار -/۱۰۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ اور ڈیڑھ ۱½ تولہ سونا قیمتی مبلغ یکصد پینتیس روپے -/۱۳۵ مبلغ کل ایک ہزار یکصد پینتیس -/۱۱۳۵ روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرے مرنے پر اگر کوئی ثابت ہوئی تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامۃ نشان انگوٹھا سکینہ بی بی۔ گواہ شد:۔ چوہدری اللہ رکھا خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبد العزیز وقف زندگی

وصیت ۱۱۲۹۷ میں محمد اقبال ولد الٰہی بخش صاحب مرحوم عمر ۲۵ سال بھیرہ شاہ پور حال محمد نگر لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد -/۱۰۵ ایکسو پانچ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور کرتا ہوں۔ ہمارا ایک جدی رہائشی مکان مالیتی پانچہزار -/۵۰۰۰ محلہ لوہاراں گول سڑک بھیرہ سرگودھا میں واقعہ ہے۔ جس میں ہم دونوں بھائی خاکسار اور محمد افضل حصہ دار ہیں۔ لہذا میں اپنے حصہ مالیتی -/۲۵۰۰ کی وصیت ۱/۱۰ کی بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ اگر بعد ازیں یا میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ العبد:۔ محمد اقبال قوم اعوان گواہ شد:۔ محمد افضل ولد میاں الٰہی بخش برادر حقیقی موصی: گواہ شد:۔ خدا بخش درویش وقف زندگی انسپکٹر تحریک جدید۔

وصیت ۱۱۲۹۸ میں ماسٹر فضل دین ولد مولوی اکبر علی صاحب صحابی عمر ۴۰ سال حال محمد آباد سٹیٹ کنجوپار (؟) سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان میں رہ گئی ہے۔ نیز میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ -/۴۶ چھیالیس روپے اور ایک من گندم ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز

کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ نیز علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان لاہور ہوگی۔ العبد: ماسٹر فضل دین محمد آباد اسٹیٹ گواہ شد:۔ غلام احمد عطاء ایم۔ ایس۔ سی ایگریکلچر انچارج فارم محمد آباد سٹیٹ گواہ شد:۔ مسعود مبارک شاہ انچارج باغ محمد آباد سٹیٹ

وصیت ۱۱۲۹۹ میں نذیر بیگم زوجہ محمد ابراہیم عمر ۴۰ سال سکونتی ڈنگہ گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کلنٹے طلائی قیمتی -/۶۸ حق مہر -/۳۲ بتیس بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے وقت اگر میری اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔ الامۃ: النشان انگوٹھا نذیر بیگم: گواہ شد:۔ امام دین احمدی گواہ شد:۔ سید اکبر شاہ مسعود احمدی

وصیت ۱۱۳۰۰ میں زینب بی بی زوجہ ماسٹر فضل دین صاحب عمر ۳۰ سال حال سکونتی محمد آباد اسٹیٹ کنجوپار (؟) سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی دو تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا مبلغ تین صد روپیہ -/۳۰۰ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامۃ: زینب بی بی۔ گواہ شد:۔ محمد صادق واقف زندگی محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص کنجوپار (؟) سندھ گواہ شد:۔ غلام احمد عطاء M. S. C Agriculture تجرباتی فارم سندھ

وصیت ۱۱۳۰۱ میں سارہ صدیقہ زوجہ صوبیدار محمد سعید صاحب عمر ۲۰ سال سکونتی دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایکہزار بذمہ خاوند واجب الادا بصورت زیورات تفصیل جن کی حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۲ تولہ پانچ ماشہ گلے کا ہار طلائی وزنی ۲ تولہ اڑھائی ماشہ کلنٹے طلائی وزنی چار ماشہ انگوٹھی وزنی ۴½ ماشہ چھوٹی تین ماشہ قیمت موجود پونے چھ سو ۵۷۵ مندرجہ بالا تمام

جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن کرتی ہوں۔
العبد:۔ سارہ بیگم: گواہ شد:۔ محمد سعید صوبیدار القلم خود (خاوند موصیہ)
گواہ شد:۔ کیپٹن عبد اللطیف مالیر چھاؤنی

وصیت ع ۱۱۳۰۲ میں زکیہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد نصیب صاحب عارف جمعدار عمر ۲۰ سال سکونتی مالیر چھاؤنی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند جو کہ وہ قسط سے ادا کر رہے ہیں

میرا زیور حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں ۲ تولہ ۵ ماشہ کڑے ۶ ماشہ ۶ رتی۔ ہار ۲ تولہ ۱/۲ ۲ ماشہ۔ کانٹے ۱/۲ ۴ ماشہ انگوٹھی بڑی ۱/۲ ۴ ماشہ چھوٹی ۱/۲ ۱ ماشہ میں مندرجہ بالا رقم اور زیورات کی قیمت -/۶۰۰ چھ سو روپیہ اندازاً بنتی ہے) کی ۱/۱۰ حصہ کرتی ہوں۔
العبد:۔ زکیہ بیگم بقلم خود زوجہ جمعدار محمد نصیب عارف
گواہ شد محمد نصیب خاوند موصیہ:۔ گواہ شد:۔ کیپٹن عبد اللطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ مالیر چھاؤنی

یہ وصایا داخل دفتر کردی گئی ہیں

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ عدم تکمیل داخل دفتر کردی گئی ہیں۔ اعلان اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی وصیت کی خواہش رکھتا ہے۔ تو وہ نئی وصیت کرے سابقہ وصیت پر اب کوئی کارروائی نہ ہوگی۔ یہ وصایا قاعدہ ۵۱۵/الف کے ماتحت داخل دفتر کردی گئی ہیں۔ قاعدہ ۵۱۵/الف کے مطابق ہر وصیت کا چھ ماہ کے اندر مکمل ہونا ضروری ہے۔ جن احباب کو ابھی تک سرٹیفکیٹ نہ ملا ہو۔ اور ان کی وصیتوں کو داخل دفتر ہونے کا اعلان نہ ہو چکا ہو۔ وہ اپنی وصیت کے متعلق جلد دفتر ہذا سے معلوم کریں اگر کوئی خامی ہو۔ تو اس کو مکمل کر دیا جائے۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور — ع ۷۵۲۳
(۲) کریم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری جلال الدین صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور — ع ۷۰۰۰
(۳) سیدہ نجیبہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا۔ — ع ۵۰۷۸
(۴) شیخ عبد المنان صاحب کیرنگ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ — ع ۷۶۹۲
(۵) یاسین خان صاحب کیرنگ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ — ع ۷۸۰۵
(۶) عنایت اللہ صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور۔ — ع ۸۳۳۶
(۷) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی — ع ۶۶۳۵
(۸) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت فضل الٰہی صاحب دار الرحمت قادیان — ع ۸۱۸۷
(۹) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ، خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم ڈیرہ دون — ع ۸۱۱۳
(۱۰) امۃ العزیز صاحبہ بنت فضل الٰہی صاحب دار الرحمت — ع ۸۱۸۹
(۱۱) امینہ بیگم صاحبہ زوجہ حوالدار محمود احمد صاحب دار الشکر — ع ۸۳۸۰
(۱۲) امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت بابو محمد امین صاحب مرحوم دار الفضل — ع ۸۵۳۲
(۱۳) اقبال بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ محکم دین صاحب قادیان — ع ۹۲۶۸
(۱۴) ملک امیر الدین احمد صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم — ع ۹۲۴۸
(۱۵) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب بنگہ — ع ۹۸۰۷
(۱۶) امیر الدین صاحب نسیم پورہ ضلع جالندھر — ع ۹۷۳۴
(۱۷) اللہ رکھی صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب بھدرو ضلع لاہور — ع ۸۹۱۹
(۱۸) شبیر احمد صاحب محمود پور ضلع کرنال — ع ۹۹۷۹
(۱۹) نسیم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری ناصر علی صاحب کاٹھگڑھ — ع ۹۸۳۳
(۲۰) الٰہی بخش صاحب بھیٹے ضلع امرتسر — ع ۵۹۲۶
(۲۱) امیر خان صاحب بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیارپور — ع ۹۴۳۰
(۲۲) امۃ العزیز صاحبہ زوجہ مالی عبد اللہ صاحب ناصر آباد اسٹیٹ — ع ۸۴۳۵
(۲۳) دائم خان صاحب کیرنگ — ع ۷۷۳۸

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

گذشتہ پانچ سال میں پاکستان میں غلہ کی پیداوار کی اوسط ایک کروڑ پندرہ لاکھ ٹن رہی ۱۹۴۸-۴۹ء کے لئے غلہ کے صرف کا اندازہ ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن ہے۔ یعنی ہنوز غلہ خصوصاً چاول کی کمی ہے

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اوّل گوجرخان ضلع راولپنڈی

دعویٰ بابت اپیل دیوانی

عبد الرحمن ولد اللہ دتہ قوم حجام سکنہ گوجرخان ضلع راولپنڈی

بنام کشن سنگھ ولد چوہدری ہر سنگھ قوم سکھ سابق گوجرخان حال مشرقی پنجاب مدعا علیہ

یا دعوے دلا پانے مبلغ -/۲۵۰۰

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی کشن سنگھ مدعا علیہ کی تعمیل سمن عام ذرائع سے مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام کشن سنگھ مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۶ ماہ جون ۱۹۴۹ء کو مقام گوجرخان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۶ ماہ جون ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کا کلید ہے

اقوام متحدہ میں عرب پورے طور پر متحد ہیں۔ عراقی وفد کے انکشافات

لنڈن ۲۹ جولائی۔ عراقی وزارت خارجہ کے عرب دفتر کے ڈائرکٹر اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں عراق کے نمائندہ سید ہاشم الجلی نے اسٹار کو اقوام متحدہ میں عربوں کی حیثیت سے مجملاً مطلع کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ میں عرب نمائندے مکمل طور پر متحد ہیں ان میں کوئی تصادم نہیں ہے اور اسی میں ان کی طاقت مضمر ہے۔ اگر اس اتحاد میں کمی نہ آئی تو عرب اپنے دوستوں کے ساتھ اتنے اثر کے حامل ہوں گے جسے نظر انداز نہ کیا جا سکے گا۔ ان کا ایک مضبوط بلاک ہے اور لیبیا کے اتحاد کو برقرار رکھنے کے متعلق بیون سفورزا اسکیم کو محض اس وجہ سے شکست ہوئی کہ عرب گروپ اور مشرقی قوموں نے اسے شکست دینے کا عزم کر لیا تھا۔

الجلی نے کہا کہ بڑی طاقتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو مشرقی قوموں کے نئے جذبات اور نظریات کے مطابق بنالیں بہت سے لوگوں نے متعدد مواقع پر عربوں کے حقوق اور مفاد کو شکست دینے کی سخت کوشش کی۔ عربوں کے مفاد کو مجروح کرنے کے لئے بعض حکومتوں نے بہت سازشیں اور ریشہ دوانیاں کیں۔ الجلی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ امن عالم کے لئے اقوام متحدہ ایک بہت بڑی قوت کی حامل ہے۔ لیکن اقوام متحدہ نے ابتک ایک بھی مسئلہ حل نہیں کیا۔ کوریا۔ یونان کشمیر اور انڈونیشیا میں اقوام متحدہ کے کمیشن موجود ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی کوئی قابل ذکر کارروائی نہیں کی۔ اقوام متحدہ نے سب سے زیادہ توجہ مسئلہ فلسطین کو دی ہے اور اس کے تباہ کن نتائج ہم دیکھ چکے ہیں۔

جن قوموں کا اقوام متحدہ پر اقتدار ہے اگر ان کے رویہ میں سخت تبدیلی نہ ہوئی تو اقوام متحدہ کی انجمن ناپید ہو جائے گی۔

جب اسٹار نے ان سے عربوں کے مستقبل پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا تو الجلی نے کہا کہ اگر عربوں کو اپنے وطن سے یہودیوں کا خطرہ دور کرنا ہے تو انہیں اپنی زراعت اور صنعت کی ترقی پر توجہ دینا چاہیئے۔ (اسٹار)

راڈار اور کیڑے

نیویارک ۳۰ جون۔ راڈار کی مدد سے ان کیڑوں کا پتہ حالت پرواز ہی میں لگایا گیا ہے جو نقل مکانی کرتے بلندی پر اڑتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔ راڈار کی مدد سے نہ صرف ان کیڑوں کا پتہ لگایا گیا ہے بلکہ اس کی مدد سے رائفل کی گولی کو بھی دیکھا گیا ہے جبکہ ساڑھے تین ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ چکی تھی۔

راڈار کے ذریعہ پتہ لگانے کے یہ کارنامے امریکہ میں کئے گئے۔ ان تجربات میں راڈار ایک تیلی سی شعاع پر سیدھا آسمان کی جانب پھینکا گیا راڈار کی حالت راڈار کی حالت کا پتہ لگانے کے لئے سرچ لائٹ بھی پھینکی گئی۔ بیس کیڑوں کو دیکھا گیا۔ ان میں پندرہ کیڑے سرچ لائٹ کی روشنی میں دیکھے گئے۔ لیکن وہ راڈار سے نظر نہیں آئے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ کیڑے راڈار کی کرن کے علاقہ میں داخل نہیں ہوئے۔ سائنسدانوں کے لئے یہ معلومات بہت عمدہ ہے۔ (اسٹار)

ترک شامی جہاز چھوڑ دیں گے

دمشق ۳۰ جون۔ وزیر خارجہ امیر عادل ارسلان اور دمشق میں ترکی کے وزیر مختار کے درمیان شام کے شام کے اس اسٹیمر جہاز کے متعلق گفتگو ہوئی جسے ترکی حکام نے خلیج سوادیہ میں پکڑ لیا تھا۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ یہ جہاز جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

ایرانی سفارت خانہ کے اسٹاف میں اضافہ

کراچی ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی ایران کے شاہی سفارت خانہ کے سٹاف میں اضافہ کیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں کل مسٹر جواد کوثر فرسٹ سیکرٹری کے عہدہ کا چارج لینے یہاں پہنچے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کوثر کی آمد کے بعد جلد ہی ایرانی سفارت خانہ میں ایک تجارتی نمائندہ۔ ایک پریس اتاشی اور ایک عسکری اتاشی مقرر کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سفارت خانہ میں پاکستان کی خیرسگالی اور دوستی کی بنا پر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے ساتھ ایران کے تعلقات انتہائی دوستانہ بیان کئے گئے ہیں۔

ایرانی سفیر مسٹر مہدی جو کراچی میں چار سال سے ہیں عنقریب ایرانی وزارت خارجہ میں شرکت کرنے تہران چلے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی جگہ مسٹر فاکسار آئیں گے۔ (اسٹار)

چائے کے بازار کی وسعت

لنڈن ۳۰ جون۔ چائے کے متعلق بورڈ کے سیکرٹری فنڈ مسٹر کے وینکٹا چاری نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہندوستان کے چائے کے بازار کی توسیع کرنے والے بورڈ کے جنوبی ہند سے متعلق ڈویژن تمام فیکٹریوں۔ بہبودی کے مرکزوں۔ کینٹینوں۔ ہسپتالوں۔ پولیس کے کیمپوں۔ تعلیمی اداروں اور دفتروں کے جملہ ۰ کا تعلق رکھو لنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

مغویہ عورتوں کی بازیابی کی مہم

لاہور ۳۰ جون۔ شیخ صادق حسن نائب صدر صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب نے اخبارات کے نام مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

میں مغربی پنجاب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ زبردستی چھینی ہوئی مسلم ہندو اور سکھ عورتوں کی بازیابی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا جائے۔ جس کا دفتر مکمل ہو۔ اور اسے موزوں عملہ بھی دیا جائے۔ اگر اس تقرر سے اخراجات کے بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ تو ہمیں کوئی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہماری قومی عزت کا معاملہ ہے۔ میں مغربی پنجاب کے عوام اور خصوصاً مسلم لیگی حضرات سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اگر انہیں کسی ہندو اور سکھ لڑکی کا علم ہو۔ تو فی الفور پولیس کو اطلاع کریں۔ تاکہ اسے اسکے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا جائے۔

اس کے علاوہ میں ہندوستان کے کانگرسی حضرات اور دوسرے انسانیت کے حامی حضرات سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ مشرقی پنجاب اور اس کی ریاستوں سے مسلمان مغویہ عورتوں کی بازیابی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ (شعبہ نشر و اشاعت صوبہ مسلم لیگ)

ہنگری سے روسی نمائندہ کا تبادلہ

وی آئنا ۳۰ جون۔ ہنگری کے سیاسی پناہ گزینوں کے حوالے سے وی آئنا کی ایک اطلاع کے مطابق ہنگری میں روس کے سفیر مسٹر پشکن کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ کمنفارم کے خلاف سرگرمیاں کر رہے تھے۔ اور انہی سرگرمیوں کی وجہ سے ہنگری کے وزیر خارجہ مسٹر لاسزلو رجک کو بھی حال ہی میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اگرچہ ماسکو نے کل ہی اس بات کا انکشاف کیا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ میں مسٹر پشکن کی جگہ مسٹر اے وی تشکوف کو مقرر کیا گیا ہے۔ جو غالباً زیادہ قابل اعتبار ہیں۔ لیکن حقیقت میں مسٹر پشکن کو ۱۱ جون ہی کو واپس ماسکو بلا لیا گیا تھا۔ جبکہ مسٹر رجک کو گیارہ دنوں کے بعد گرفتار کیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے کمنفارم کے مخالف یوگوسلاوی اور چیکوسلاوکی عناصر سے اس قدر قریبی تعلقات تھے۔ کہ کریملن کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہو گئے تھے۔ وی آئنا کے وسائل نے اس سازش کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس میں مسٹر رجک شریک تھے۔ اور جس کا ہنگری کی سیاسی پولیس اور اس کے رئیس پر برا اثر پڑا تھا۔ (اسٹار)

بہار میں پناہ گزینوں کی مردم شماری

پٹنہ ۳۰ جون۔ بہار کی حکومت نے ۲۴ جولائی کو ۸ بجے صبح کے وقت صوبہ میں تمام پناہ گزینوں کو شمار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سرکاری اندازہ کے مطابق اس وقت بہار میں مناسب طور پر رجسٹر شدہ مغربی پاکستان کے ۲۸ ہزار پناہ گزین ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے پناہ گزین ایسے ہیں جو رجسٹر نہیں ہوئے ہیں۔

یہ مردم شماری پناہ گزینوں کو مستقل طور پر آباد کرنے کے لئے مقامی افسروں کے تعاون سے امداد و بحالی کا محکمہ کریگا۔ (اسٹار)

۳ چین کی فصل جنگ کے پہلے کے سالوں کے مقابلہ میں سب سے بڑی ہے۔ (اسٹار)

بہار میں نئے اضلاع کی تشکیل کیجائیگی

پٹنہ ۳۰ جون۔ ۵ نئے اضلاع اور ۱۱ نئی تحصیلیں قائم کرنے کے لئے تفصیلات تیار کرنے کے مقصد سے حکومت بہار کے ایک بڑے افسر سیاسی محکمہ میں افسر خصوصی کی حیثیت سے فرائض انجام دیں گے۔

نئے اضلاع اور تحصیلیں قائم کرنے کا نظریہ ۱۹۴۲ء میں شروع ہوا۔ تاکہ ایک خارجی حکومت "امن و امان" برقرار رکھ سکے۔ اور ہندوستان چھوڑ دو کی تحریک کو دبایا جا سکے۔ اب اس نظریہ کو تعمیر قومی کے مقاصد پورے کرنے کے لئے پھر زندہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عام طور پر تعلیم۔ صحت عامہ اور ترقی کی اسکیموں کو آگے بڑھایا جا سکے۔

بہار میں بعض ہندوستان میں سب سے بڑے ضلع ہیں۔ مثال کے طور پر اس کے سب سے بڑے اضلاع رانچی اور ہزاری باغ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ۷ ہزار مربع میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ تجربہ کار آئی سی ایس اور آئی پی ایس افسروں کی تعداد میں سخت کمی ہو گئی تھی۔ اس لئے اس کام کو ابھی تک ہاتھ میں نہیں لیا جا سکا۔ (اسٹار)

مونگ پھلی کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۳۰ جون۔ بغیر چھلکوں کی مونگ پھلی غذا اور نباتاتی تیل کا ایک اہم وسیلہ ہے۔ ۱۹۴۸ء میں دنیا بھر میں اسکی پیداوار ۱۰۰۶۵۰۰۰ ٹن تھی۔ جو ایک ریکارڈ مقدار ہے۔ یہ مقدار ۱۹۴۷ء کی مقدار کے مقابلہ میں ۳ فی صدی اور ۳۹-۱۹۳۵ء کے اوسط کے مقابلہ میں ۱۶ فی صدی زیادہ ہے۔ ۱۹۴۸ء میں دنیا کے تقریباً ہر مونگ پھلی پیدا کرنے والے علاقہ نے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ صرف ایشیا میں کسی قدر کم پیداوار ہوئی۔

ہندوستان کی پیداوار میں گذشتہ سال ۱۰ فی صدی کی کمی آگئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ دنیا کا بڑا مونگ پھلی پیدا کرنے والا ملک رہا۔ وہاں ۲۰۰۰ ۳۴ ٹن مونگ پھلی پیدا ہوئی۔ جو قبل از جنگ کی پیداوار کے اوسط کے مقابلہ میں ۴ فی صدی زیادہ ہے